اِعْتِکاف اسلام میں ایک مستحب عبادت

<"xml encoding="UTF-8?>

اِعْتِکاف اسلام میں ایک مستحب عبادت ہے جس کے معنی ایک معینہ مدت (کم از کم 3 دن) کیلئے روزے کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنے کے ہیں۔

اعتکاف کرنے والے کو "معتکف" کہا جاتا ہے۔ اعتکاف کے لئے شریعت میں کوئی خاص وقت معین نہیں لیکن احادیث کے مطابق اس کا بہترین وقت ماہ مبارک رمضان کا آخری عشرہ ہے۔ اعتکاف کے لئے مسجد میں ٹھہرنے اور مسجد سے خارج ہونے سے متعلق مختلف احکام اور آداب ہیں۔ ایران کے اکثر شہروں کی تمام بڑی مسجدوں میں رجب کی 13، 14 اور 15 تاریخ جن کو ایام بیض کہا جاتا ہے، اعتکاف انجام پاتا ہے۔
احادیث میں اعتکاف کو حج اور عمرہ کے برابر، گناہوں کی بخشش اور جہنم کی آگ سے نجات کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔
اہمیت اور فضیلت
اعتکاف ایک مستحب عبادت ہے جسے احادیث میں حج اور عمرہ کے برابر قرار دیا گیا ہے۔[1] اسی اہمیت کے پیش نظر مختلف اسلامی ممالک میں اسے پیغمبر اکرمؐ کی سنت کے طور پر انجام دیا جاتا ہے۔
معنی
فقہ میں عبادت کی قصد سے مخصوص آداب و شرائط کے ساتھ کم از کم تین دن مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف اور متعلقہ شخص کو مُعتَکِف کہا جاتا ہے۔[2] اعتکاف اصل میں "عکف" کے مادے سے ہے جس کے معنی کسی چیز کی طرف متوجہ ہونا اور اس کی تکریم کرنے کے ہیں۔[3] نیز اسی مادے سے قرآن میں لفظ "عاکف"[4] ساکن اور مقیم کے معنی میں جبکہ "معکوف"[5] ممنوع اور باز رکھا ہوا کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔
عرفاء کی نگاہ میں
عرفاء کی اصطلاح میں دنیوی دلبستگیوں سے آزاد ہو کر اپنے آپ کو خدا کے حوالے کرنے کو اعتکاف کہا جاتا ہے۔[6] علامہ مجلسی کے مطابق اعتکاف کی حقیقت خدا کی اطاعت کی طرف مایل ہونا اور اپنے نفس کو قابو میں رکھنا ہے۔[7] اسی طرح آپ انسان کے تمام اعضاء و جوارح کو عمل صالح کی انجام دہی میں لگا دینا، غفلت سے دوری اختیار کرنا، اپنے آپ کو خدا کے احکام اور ارادے کا تابع قرار دینا اور اپنے وجود سے غیر خدا کے مکمل انخلاء کو اعتکاف کا اعلی درجہ و مرتبہ قرار دیتے ہیں۔[8]
تاریخچہ
اعتکاف پیغمبر اکرمؐ کی سیرت اور سنت میں سے ہے۔[9] ایک حدیث کے مطابق اسلام سے پہلے بھی اعتکاف رائج تھا۔[10]
پیغمبر اکرمؐ کی زندگی میں ملتا ہے کہ آپ نے ہجرت کے بعد مدینہ میں ماہ رمضان کے مہینے میں اعتکاف فرمایا۔ اس مقصد کے لئے آپؐ کو مسجد النبی میں ایک چادر نصب کیا گیا تھا۔[11] موجودہ دور میں مسجد النبی میں ستون توبہ کے مشرقی حصے میں سریر کے نام سے ایک چھبوترہ ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے

کہ پیغمبر اکرمؐ اسی جگہ اعتکاف فرماتے تھے۔[12]
3ھ کو جنگ بدر کی وجہ سے رمضان المبارک میں آپؐ اعتکاف انجام نہ دے سکے جس کی بنا پر اگلے سال آپ نے رمضان المبارک میں 20 دن اعتکاف فرمایا 10 دن اسی سال کے اور 10 دن پچھلے سال کے قضا کے طور پر۔[13] حدیثی مآخذ میں شیعوں کے امام امام حسن مجتبیؑ[14] اور امام صادقؑ[15] کی سیرت میں بھی اعتکاف کی روایت ملتی ہے۔

آداب اور احکام

وقت

اعتکاف کے لئے کوئی خاص وقت معین نہیں لیکن منقولہ احادیث کے مطابق رسول اللہؐ ماہ مبارک رمضان میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔[16] اسی رو سے اعتکاف کا بہترین وقت ماہ رمضان اور اس کا تیسرا عشرہ جانا گیا ہے۔[17] موجودہ دور میں ایران میں ماہ رجب کی 13، 14 اور 15ویں تاریخ جنہیں ایام البیض میں اعتکاف کا رواج ہے۔[18] بعض دوسرے اسلامی ممالک میں بھی مذکورہ ایام میں اعتکاف انجام پاتا ہے۔[19]

مدت

امامیہ کے نزدیک اعتکاف کی مدت کم از کم 3 دن ہے اور دو دن مکمل ہونے کے بعد تیسرے دن کا اعتکاف واجب ہوجاتا ہے۔[20] اعتکاف میں تین دن کا آغاز پہلے دن فجر سے اور اس کا اختتام تیسرے دن مغرب کے وقت ہوگا۔[21] البتہ اہل سنت میں سے مالکیوں[22] اور شافعیوں[23] کے نزدیک معتکف کو پہلے دن غروب آفتاب سے پہلے اعتکاف کی جگہ پر حاضر ہونا ضروری ہے۔[24]

مکان یا جگہ

بعض احادیث میں اعتکاف کو مسجد الحرام، مسجد نبوی، مسجد کوفہ اور مسجد بصرہ کے ساتھ مختص کیا گیا ہے۔ لیکن ایسی روایات بھی منقول ہیں جن کی رو سے کسی بھی مسجد یا جامع مسجد میں اعتکاف کرنا جائز ہے جن میں کسی عادل امام نے نماز جمعہ یا نماز جماعت ادا کی ہو۔[25]
احادیث کی اسی اختلاف کی بنا پر قدیم فقہاء اعتکاف کو صرف مذکورہ چار مساجد میں منحصر سمجھتے تھے۔[26] لیکن شہید اول اور شہید ثانی اعتکاف کو مذکورہ چار مساجد تک محدود کرنے کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔[27] چودھویں صدی ہجری کے فقہاء تمام جامع مساجد میں اعتکاف کو صحیح سمجھتے ہیں۔[28] اسی طرح بعض فقہاء مذکورہ مساجد اربعہ کے علاوہ باقی مساجد میں اعتکاف کو قصد رجاء یعنی ثواب ملنے کی امید کے ساتھ انجام دینے کو صحیح سمجھتے ہیں۔[29]

اعتکاف میں روزے کی شرط

فقہ امامیہ کے مطابق روزہ رکھنا اعتکاف کے ارکان میں سے ہے۔[30] اس بنا پر جو شخص روزہ نہیں رکھ سکتا جیسے مسافر، بیمار اور حایض وغیرہ، ا ن کا اعتکاف بھی صحیح نہیں ہے۔[31] البتہ اعتکاف میں قضا روزہ اور نذری روزے کی نیت سے بھی روزہ رکھ سکتے۔[32]
اہل سنت کے مذاہب اربعہ میں سے شافعی اور حنبلی اعتکاف میں روزہ رکھنے کو واجب نہیں سمجھتے[33] لیکن مالکی اور مشہور حنفی فقہاء کے نزدیک روزہ کے بغیر اعتکاف صحیح نہیں ہے۔[34]

مسجد سے خارج نہ ہونا

اعتکاف کی مدت میں مسجد سے باہر جانا سوائے ضروری امور جیسے اشیائے خورد و نوش کی خریداری اور قضائے حاجت یا بعض اہم امور جیسے نماز جمعہ، تشییع جنازہ، گواہی دینا، مریض کی عیادت وغیرہ کے، جائز

نہیں ہے۔ البتہ مذکورہ امور میں بھی معتکف کو کم سے کم پر اکتفاء کرنا ضروری ہے اور کسی جگہ بیٹھنا یا ممکنہ صورت میں سایے میں چلنے سے بھی اجتناب کرنا ضروری ہے۔[35]
سید کاظم طباطبایی اپنی کتاب عروۃ الوثقی میں عرفی اور شرعی ضروری امور نیز مصلحت والے امور کے لئے اعتکاف کی جگہ سے باہر جانے کو جائز سمجھتے ہیں۔[36] اسی طرح بحار الانوار میں عدۃ الداعی سے منقول ہے کہ امام حسن مجتبیؑ نے اپنے کسی چاہنے والے کا قرضہ چکانے کے لئے طواف کو ادھورا چھوڑا اور ان کے ساتھ چلے گئے۔[37][یادداشت 1]
مُحَرَّمات
فقہاء کے مطابق اعتکاف میں خوشبو کا استعمال، خرید و فروخت (سوائے ضروری اشیاء کے)، دنیاوی امور پر بحث و جدال، مجامعت، استمناء حتی کہ شریک حیات کا بوسہ لینا وغیرہ حرام ہے۔[38] اسی طرح ہر وہ چیز جو روزے کو باطل کر دیتی ہے اعتکاف کو بھی باطل کر دیتی ہے۔[39]
اعتکاف کا فلسفہ اور اثر
احادیث کے مطابق اعتکاف گناہوں کی بخشش[40] اور جہنم کی آگ سے نجات[41] کا باعث ہے۔ اسی طرح اعتکاف خدا کے ساتھ خلوت و مناجات نیز غور فکر کے لئے بہترین فرصت ہے۔ توبہ کے لئے زمینہ فراہم کرنا اعتکاف کا سب سے اہم فلسفہ اور حکمت تصور کیا جاتا ہے۔[42]
اعتکاف کے بارے تالیفات
اعتکاف کے بارے میں عربی اور فارسی میں مختلف کتابیں لکھی گئی ہیں جن میں سے بعض کا نام درج ذیل ہے:
الاعتکافیہ: بقلم معین الدین سالم بن بدران بصری (زندہ بسال 626ھ ق) جس کے حوالے بعض کتب میں موجود ہیں۔[43]
الاعتکافیہ یا ماءالحیاۃ و صافی الفرات: از شیخ لطف اللہ میسی اصفہانی (متوفٰی سنہ 1033ھ ق) جو 1373ھ ش کو رسول جعفریان کے زیر اہتمام "مجموعہ میراث اسلامی" کی پہلی جلد کے ضمن میں، قم مقدسہ سے شائع ہوئی ہے۔
الکفاف فی مسائل الاعتکاف: بقلم مولی محمد جعفر شریعتمدار استرابادی (متوفٰی سنہ 1263ھ ق) جس کا ایک نسخہ قم کے کتابخانہ آیت اللہ مرعشی میں محفوظ ہے۔[44]
الاعتکافیہ: بقلم سید محمد علی شہرستانی (متوفٰی سنہ 1290ھ ق)، کہ آقا بزرگ تہرانی نے لکھا ہے کہ اس کتاب کے بعض نسخے بعض ذاتی مجموعوں اور کتب خانوں میں موجود ہیں۔[45]
حالیہ برسوں میں سنت اعتکاف کو بہت رواج ملا ہے اور اس موضوع پر درجنوں کتابیں لکھی گئی ہیں۔(کتب کی فہرست)
نوٹ
ابن عباس کہتے ہیں امام حسنؑ مسجد الحرام میں اعتکاف میں بیٹھے تھے اور طواف کر رہے تھے اتنے میں ان کے چاہنے والوں میں سے ایک شخص نے آپ سے مالی امداد کا تقاضا کیا۔ اس وقت امامؑ طواف کو ادھورا چھوڑ کر اس شخص کے ساتھ چلنے لگا، میں نے امام سے عرض کیا کہ آپ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہیں کہیں اسے فراموش تو نہیں کیا؟ امام نے جواب دیا، نہیں ایسا نہیں ہے لیکن میں نے اپنے والد گرامی سے سنا ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا: جو شخص اپنے مومن بھائی کی حاجت روائی کیلئے کوشش کرتا ہے تو اس کا ثواب اس

شخص کی مانند ہے جس نے 9 ہزار سال روزہ اور شب زندہ داری کے ساتھ خدا کی عبادت کی ہو۔ «من قضی أخاه المؤمن حاجةً کان کَمَن عَبَد الله تسعة آلاف سنة صائماً نهاره قائماً لیله.» مجلسی، بحارالانوار، 1403ق، ج94، ص129.

حوالہ جات

۱- شیخ صدوق، من لا یحضره الفقیه، 1413ھ، ج2، ص188؛ ابن طاووس، إقبال الأعمال، 1409ھ ج1، ص195۔

۲-موسسہ دائرة المعارف الفقہ الاسلامی، فرہنگ فقہ فارسی، 1382ش، ج1، ص598۔

۳- راغب، مفردات الفاظ القرآن، 355

۴- سورہ حج، آیت 25۔

۵- سورہ فتح، آیت 25۔

۶- جرجانی، التعریفات، 1357ق، ص25۔

۷- مجلسی، بحار الأنوار، 1403ق، ج98، ص4۔

۸-مجلسی، بحار الأنوار، 1403ق، ج98، ص150۔

۹- مالک، الموطأ، 1406ق، ج1، ص314۔

۱۰-خاری، صحیح بخاری، اداره الطباعہ المنیریہ، ج3، ص105-110؛ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، 1952-1953م، ج1، ص.563

۱۱- کلینی، الکافی، 1401ق، ج4، ص175۔

۱۲- جعفریان، آثار اسلامی مکّہ و مدینہ، 1381ش، ص226، المنقری، وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفی، الناشر : مکتبة آیة الله المرعشی النجفی، ج2، ص44۔

۱۳- شیخ صدوق، من لا یحضره الفقیہ، 1413ق، ج2، ص184۔

۱۴-شیخ صدوق، من لا یحضره الفقیہ، 1413ق، ج2، ص190۔

۱۵- مجلسی، بحار الأنوار، 1403ق، ج47، ص60۔

۱۶-کلینی، الکافی، ج4، ص175

۱۷-مثلاً نک: شہید ثانی، الروضہ البہیة، ج2، ص149، جزیری، الفقہ علی المذاہب الاربعة، ج1، ص582۔

۱۸- «تاریخچہ اعتکاف»، خبرگزاری تسنیم۔

۱۹- «مراسم اعتکاف در کشورہای جہان»، خبرگزاری ایرنا؛ «استقبال چشمگیر جوانان»، شیعہ نیوز۔

۲۰- محقق، شرائع الاسلام، ج1، ص216۔

۲۱- طباطبایی، العروة الوثقی، 1420ق، ج3، ص.671

۲۲- مالک، الموطأ، 1406ق، ج1، ص.314

۲۳- شافعی، الأم، دارالمعرفہ، ج2، ص.105

۲۴- ابن رشد، بدایة المجتہد، 1406ق، ج1، ص.314

۲۵-کلینی، الکافی، ج4، ص176۔ قس مفید، المقنعہ، ص363۔

۲۶-دیکھیں: کلینی، الکافی، ج4، ص176۔سید مرتضی، الانتصار، ص72۔طوسی، الخلاف، ج2، ص272۔

۲۷- البہجة المرضیة، ج2، ص150۔

۲۸- خمینی، تحریر الوسیلة، دارالعلم، ج1، ص305؛ گلپایگانی، مجمع المسائل، 1409ق، ج4، ص175؛ صافی

گلپایگانی، جامع الاحکام، 1417ق، ج1، ص 144؛ بهجت، استفتاءات، 1428ق، ج2، ص 442.

۲۹-«مکان اعتکاف»، پایگاه اطلاع‌رسانی حوزه.

۳۰-محقق حلی، شرائع الاسلام، ج1، ص215.

۳۱-نراقی، مستند الشیعة، 1415ق، ج10، ص546.

۳۲- نراقی، مستند الشیعة، 1415ق، ج10، ص545.

۳۳-ملاحظه کریں: شافعی، الأم، دارالمعرفہ، ج2، ص107؛ ابن ہبیرہ، الافصاح، 1366ھ، ج1، ص170؛ ملاحظه کریں: مروزی، اختلاف العلماء، 1406ق، ص75.

۳۴-ملاحظه کریں: سمرقندی، تحفة الفقهاء، 1405ق، ج2، ص372؛ شیخ نظام الدین،الفتاوی الهندیہ، 1323ق، ج1، ص211.

۳۵- کلینی، الکافی، ص179. ابن رشد، بدایہ المجتہد، ج1، ص317. محقق، شرائع الاسلام، ج1، ص217

۳۶- طباطبایی، العروة الوثقی، 1420ق، ج3، ص.686

۳۷- مجلسی، بحارالانوار، 1403ق، ج94، ص.129

۳۸- ابن ہبیرہ، الافصاح، 1366ق، ج1، ص171؛ محقق حلی، شرایع الاسلام، 1389ق، ج1، ص219-220؛ جزیری، الفقه علی المذاہب الاربعة، 1406ق، ج1، ص585-587.

۳۹- خمینی، تحریر الوسیلة، دارالعلم، ج1، ص305.

۴۰- سیوطی، جامع‌الصغیر، 1401ق، ج2، ص575.

۴۱- الطبرانی، المعجم الأوسط، 1415ق، ج7، ص121.

۴۲- «اعتکاف و فلسفہ آن»، وبگاه راسخون.

۴۳- دیکھیں: آقابزرگ تہرانی، الذریعة، ج2، ص230.

۴۴- دیکھیں: آقا بزرگ تہرانی، الذریعة، ج2، ص229؛ مدرسی، ص339

۴۵- آقا بزرگ تہرانی، الذریعة، ج2، ص229-230

مآخذ

قرآن کریم، ترجمہ محمد حسین نجفی.

آقابزرگ تہرانی، محمدمحسن، الذریعہ إلی تصانیف الشیعہ، بیروت، دارالأضواء، بی‌تا.

ابن رشد، محمد بن احمد، بدایة المجتہد و نہایة المقتصد، بیروت، 1406ھ.

ابن طاووس، علی بن موسی، إقبال الأعمال، تہران، دار الکتب الإسلامیہ، چاپ دوم، 1409ھ.

ابن ماجہ، محمد، سنن ابن ماجہ، بہ کوشش محمد فؤاد عبدالباقی، قاہرہ، 1952ء.

ابن ندیم، محمد، الفہرست، بہ کوشش رضا تجدد، تہران، 1350ہجری شمسی.

ابن ہبیرہ، یحیی، الافصاح عن معانی الصحاح، بہ کوشش محمد راغب طباخ، حلب، 1366ھ.

«استقبال چشمگیر جوانان»، شیعہ نیوزتاریخ نشر: 27 فروردین 1396ہجری شمسی، تاریخ اخذ: 16 بہمن 1401ہجری شمسی.

«اعتکاف و فلسفہ آن»، وبگاه راسخون، تاریخ نشر: 27 خرداد 1389ہجری شمسی، تاریخ اخذ: 16 بہمن 1401ہجری شمسی.

امام خمینی، تحریر الوسیلة، قم، مؤسسہ مطبوعات دار العلم، چاپ اول، بی‌تا.

بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، قاهره، اداره الطباعه المنیریه، بی‌تا.

بلخی، شیخ نظام الدین، الفتاوی الهندیه (الفتاوی العالمکیریه)، قاهره، 1323ھ.

بهجت، محمد تقی، استفتاءات، دفتر حضرت آیة الله بهجت، قم، چاپ اول، 1428ھ.

«تاریخچه اعتکاف»، خبرگزرای تسنیم، تاریخ اخذ: 15 بهمن 1401هجری شمسی.

جرجانی، علی بن محمد، التعریفات، قاهره، 1357ھ.

جزیری، عبدالرحمان، الفقه علی المذاهب الاربعه، بیروت، 1406ھ.

راغب اصفهانی، حسین، مفردات الفاظ القرآن، به کوشش ندیم مرعشلی، قاهره، 1392ھ.

سمرقندی، علاءالدین، تحفه الفقهاء، بیروت، 1405ھ /1985ء.

سیدمرتضی، علی، الانتصار، به کوشش محمدرضا خرسان، نجف، 1391ھ.

سیوطی،جلال‌الدین، جامع‌الصغیر، بیروت، دارالفکر، چاپ اول، 1401ھ.

شافعی، محمد، الأم، به کوشش محمد زهری نجار، بیروت، دارالمعرفه، بی تا.

شهید ثانی، زین الدین، الروضه البهیه، به کوشش محمد کلانتر، بیروت،دار احیاءالتراث‌العربی، 1403ھ.

شیخ صدوق، محمد بن علی، الجوامع الفقهیه (المقنع)، قم، 1404ھ.

شیخ صدوق، محمد بن علی، من لا یحضره الفقیه، قم، دفتر انتشارات اسلامی، چاپ دوم، 1413ھ.

شیخ طوسی، ابو جعفر محمد بن حسن، الخلاف، محقق و مصحح: خراسانی، علی، شهرستانی، سید جواد، طه نجف، مهدی، عراقی، مجتبی، قم، دفتر انتشارات اسلامی، چاپ اول، 1407ھ.

صافی گلپایگانی، لطف الله، جامع الاحکام، انتشارات حضرت معصومه(س)، قم، چاپ چهارم، 1417ھ.

الطبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الأوسط، تحقیق: ابو معاذ، طارق بن عوض الله، قاهره، دارالحرمین، 1415ھ.

علامه حلّی، حسن بن یوسف، تذکرة الفقهاء، قم، مؤسسه آل البیت(ع)، چاپ اول، 1414ھ.

کلینی، محمد، الکافی، به کوشش علی اکبر غفاری، بیروت، 1401ھ.

گلپایگانی، سید محمدرضا، مجمع المسائل، دار القرآن الکریم، قم، چاپ دوم، 1409ھ.

مالک بن انس، الموطأ، به کوشش محمدفؤاد عبدالباقی، بیروت، 1406ھ.

مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، بیروت، دار إحیاء التراث العربی، چاپ دوم، 1403ھ.

محقق حلی، جعفر بن حسن، شرائع الاسلام، به کوشش عبدالحسین محمدعلی، نجف، 1389ھ.

مدرسی طباطبایی، حسین، مقدمه‌ای بر فقه شیعه، ترجمه محمدآصف فکرت، مشهد، 1368هجری شمسی.

«مراسم اعتکاف قبل از انقلاب»، پایگاه اطلاع‌رسانی دفتر آیت الله خامنه‌ای، تاریخ نشر: 25 اردیبهشت 1392هجری شمسی، تاریخ اخذ: 16 بهمن 1401هجری شمسی.

«مراسم اعتکاف در کشورهای جهان »، خبرگزرای ایرنا، تاریخ نشر: 18 فروردین 1395هجری شمسی، تاریخ اخذ: 16 بهمن 1401هجری شمسی.

مروزی، محمد بن نصر، اختلاف العلماء، به کوشش صبحی سامرایی، بیروت، 1406ھ.

مفید، محمد بن محمد نعمان، المقنعه، قم، موسسه نشر اسلامی، 1410ھ.

«مکان اعتکاف»، پایگاه اطلاع‌رسانی حوزه، تاریخ نشر: 30 فروردین 1395هجری شمسی، تاریخ اخذ: 15 بهمن 1401هجری شمسی.

نجاشی، احمد بن علی، رجال النجاشی، به کوشش موسی شبیری زنجانی، قم،جماعة المدرسین فی الحوزه

العلمیه، 1407هـ.
نراقی، مولی احمد بن محمد مهدی، مستند الشیعة فی أحكام الشریعة، قم، مؤسسه آل البیت(ع)، چاپ اول، 1415هـ.
«نگاهی به اهمیت و فضیلت اعتکاف»، وبگاه آیین رحمت، تاریخ اخذ: 15 بهمن 1401هجری شمسی.